امام خمینیؒ کی نظر میں بعثت رسول ﷺ کا فلسفہ

سید رمیز الحسن موسوی☆

srhm2000@yahoo.com

تاریخی اور کلامی لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کی بعثت، نبوت کی اہم ترین بحث ہے۔ تاریخ انسانیت کا یہ عظیم واقعہ دنیا میں ایک بڑے انقلاب کا باعث بنا ہے اور اس نے پوری تاریخ انسانیت پر اثرات چھوڑے ہیں اور یہ واقعہ نہ فقط اپنے زمانے کے لحاظ سے اہم تھا بلکہ آئندہ زمانے کے لئے بھی اس کی اہمیت اپنے زمانے سے زیادہ اہم ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت ایک نبی خاتم ﷺ کی بعثت تھی نہ ایک محدود زمانے اور محدود پیغام کے حامل نبی کی بعثت تھی۔ بعثت پیغمبر ﷺ ایک ایسا موضوع ہے کہ جس کو جہاں تاریخی حیثیت سے دیکھا گیا ہے وہاں کلامی اور عرفانی نقطۂ نظر سے بھی اس پر بحث کی گئی ہے۔

چونکہ امام خمینیؒ ایک فقیہ، فیلسوف، عارف ہونے کے لحاظ سے ایک ایسے صاحب نظر عالم دین ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو طریقت اور عملیت کے میدان میں پیش کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے پیغام کا عملی تجربہ کیا ہے اور اسے جدید زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے پیش کرنے کی جرائت کی ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور لائی ہوئی شریعت پر امام خمینیؒ کے محکم ایمان اور یقین کی دلیل ہے۔

امام خمینیؒ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے پیغام یعنی؛ شریعت محمدیہ کو نہ فقط اعتقادی نظر سے دیکھتے تھے بلکہ اس کو عملی میدان میں پیش کرنے اور اس کو دنیا کے تمام نظام ہائے زندگی سے برتر سمجھتے تھے، اور اسی یقین کامل کے ساتھ اُنہوں نے بعثت رسول ﷺ کے نتیجے میں قائم ہونے والی اسلامی حکومت کے احیاء کی کوشش کی اور اسے اپنے یقین محکم کے ساتھ عصر حاضر کے پیچیدہ ترین نظام ہائے زندگی کے مقابلے میں لا کھڑا کیا اور پوری دنیا پر بعثت پیغمبر ﷺ کی حقانیت ثابت کر دی۔ اس لحاظ سے بعثت اور فلسفہ بعثت کے بارے میں امام خمینیؒ کے افکار و بیانات اور نظریات خاصی اہمیت رکھتے ہیں۔ چونکہ یہ ایک ایسے عالم دین کے افکار ہیں جو فقط بعثت رسول ﷺ پر علمی و نظریاتی بحث نہیں کرتا بلکہ اسے انسانی معاشرے میں عملی شکل میں پیش کرتا ہے۔

یہ فقط امام خمینیؒ کا امتیاز ہے کہ جنہوں نے پیغام رسالت اور فلسفہ بعثت کو عمل کے میدان میں پیش کیا ہے۔ لہٰذا

☆ مسئول شعبہ تحقیقات، نور الہدیٰ ٹرسٹ، بہارہ کہو، اسلام آباد

بعثت رسول اللہ ﷺ کے بارے میں امام خمینیؒ کے افکار فقط ایک عالم دین اور فقیہ کے افکار نہیں بلکہ ایک عارف کامل، ایک فیلسوف اور ایک ماہر سیاستدان اور ایک طاقتور اسلامی حکمران کے افکار ہیں جس نے سیاست رسولؐ اور پیغام بعثت کا تجربہ عملی طور پر کیا ہے۔ اسی خصوصیت کے ساتھ ہم سیرت رسول اللہ ﷺ کے ایک اہم عنوان یعنی؛ ''بعثت رسول اللہ ﷺ'' کے بارے میں امام خمینیؒ کے افکار پیش کرتے ہیں۔

تاریخ کا عظیم واقعہ

رسول اکرمؐ کی بعثت کا دن پورے زمانے ''مِنَ الازَل اِلی الابد'' باشرف ترین دن ہے۔ چونکہ اس سے بڑا اور کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا ہے۔ دنیا میں بہت سے عظیم واقعات رونما ہوئے ہیں، عظیم انبیاء مبعوث ہوئے ہیں، انبیائے اولوالعزم مبعوث ہوئے ہیں اور بہت سے بڑے بڑے واقعات ہوگزرے ہیں لیکن رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے بڑا کوئی واقعہ نہیں ہے اور اس سے بڑے واقعہ کے رونما ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس عالم میں سوائے خداوند متعال کی ذات مقدس کے، رسول اکرم ﷺ سے عظیم تر ہستی کوئی بھی نہیں ہے اور آپؐ کی بعثت سے بڑا واقعہ بھی کوئی نہیں ہے۔ ایک ایسی بعثت کہ جو رسول خاتمؐ کی بعثت ہے اور عالم امکان کی عظیم ترین شخصیت اور عظیم ترین الٰہی قوانین کی بعثت ہے۔ اور یہ واقعہ اس دن رونما ہوا ہے اسی نے اس دن کو عظمت اور شرافت عطا کی ہے۔ اس طرح کا دن ہمارے پاس ازل و ابد میں نہیں آیا اور نہ آئے گا۔ لہذا میں اس دن کے موقعہ پر تمام مسلمانوں اور دنیا بھر کے مستضعف لوگوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں[1]

عالم بشریت کا وحی کے فوائد اور تعلیمات سے بہرہ مند ہونا

بعثت کا ایک محرک یہ ہے کہ یہ قرآن کہ جو غیب میں تھا، غیبی صورت میں تھا، (فقط) علم خدا میں تھا اور غیب الغیوب میں تھا، اس عظیم ہستیؐ کے ذریعے، وہ ہستیؐ کہ جس نے بہت زیادہ مجاہدت و ریاضت کرنے اور حقیقی فطرت اور توحیدی فطرت پر ہونے کی وجہ سے اور غیب کے ساتھ رابطہ رکھنے کی وجہ سے اس مقدس کتاب کو مرتبہ غیب سے متنزل کیا ہے بلکہ (یہ مقدس کتاب) مرحلہ بہ مرحلہ نازل ہوئی ہے اور آخر درجہ شہادت (ظاہر) پر پہنچ کر الفاظ کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ اور اب ان الفاظ کو ہم اور آپ سب سمجھ سکتے ہیں اور اس کے معانی سے اپنی توان اور (استعداد) کے مطابق فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ بعثت کا مقصد اس دسترخوان نعمت کو لوگوں کے درمیان نزول کے زمانے سے لے کر قیامت تک بچھانا ہے اور یہی بات کتاب خدا کے نزول کے اسباب میں سے ایک سبب اور رسول اکرم ﷺ کی بعثت کی اصل وجہ ہے ﴿بَعَثَهُ اِلَیْکُم﴾ (اس رسول ﷺ کو تمہاری طرف بھیجا)، وہ رسولؐ تمہارے لیے قرآن اور ان آیات:

''وَیُزَکِّیهِم وَیُعَلِّمُهُمُ الکِتابَ وَالْحِکْمَةَ'' (سورہ جمعہ، آیت ۲)

''(وہ رسولؐ) ان کا تزکیہ کرتا اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے''

کی تلاوت کرتا ہے۔شاید ان آیات کی مقصود یا ہدف یہی ہو کہ رسول اکرمؐ تزکیہ اور تمام افراد کی تعلیم وتربیت اور اسی کتاب وحکمت کی تعلیم کیلئے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔پس بعثت رسول اکرمؐ کی وجہ وحی اور قرآن کا نزول ہے اور انسانوں کیلئے تلاوت قرآن کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنا تزکیہ کریں اور ان کے نفوس گناہ کی اس ظلمت وتاریکی سے پاک ہوں جو ان کے اپنے اندر موجود ہے اور اس پاکیزگی اور تزکیہ کے بعد ان کی روحیں اور اذہان اس قابل ہوں کہ کتاب وحکمت کو سمجھ کر سکیں۔[۲]

نورہدایت کے حصول کے لئے نفوس کا تزکیہ

جو لوگ بعثت کو ایک الٰہی بعثت سمجھتے ہیں اور بعثت کا محرک تمام مخلوق کی ہدایت جانتے ہیں؛ انہیں بعثت کی غرض و غایت کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔اور بعثت کے اس محرک کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔چونکہ خود خداوند متعال نے بعثت کا محرک بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"یَتلوا عَلَیهِم آیاتِهِ وَیُزَکِّیهِم وَیُعَلِّمُهُمُ الکِتابَ وَالْحِکْمَةَ"

''تاکہ وہ (رسولؐ) ان پر آیات کی تلاوت کرے اور ان کا تزکیہ کرے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے'' (سورہ جمعہ، آیت۲)

انسان میں ہدایت کی روشنی تزکیہ نفس سے پیدا ہوتی ہے۔[۳]

عظیم ترین علمی وعرفانی انقلاب

بعثت کا مسئلہ اور اسکی ماہیت وبرکات کوئی ایسی چیز نہیں کہ جسے ہماری لکنت زدہ زبانوں سے بیان کیا جا سکے۔اس کے پہلو اس قدر وسیع ہیں اور اسکی معنوی اور مادی جہات اس قدر زیادہ ہیں کہ جن کے بارے میں گفتگو کرنے کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا۔

رسول اکرم ﷺ کی بعثت نے تمام عالم میں ایک علمی وعرفانی انقلاب برپا کیا ہے کہ جس نے یونانیوں کے خشک اور قدر وقیمت کے حامل فلسفے کو اہل شہود ومعرفت کیلئے ایک عرفان حقیقی اور شہود واقعی میں تبدیل کر دیا ہے۔کسی کے لئے بھی قرآن کے اس پہلو کا انکشاف نہیں ہوا سوائے اُن لوگوں کے لئے جو اسکے حقیقی مخاطب ہیں۔حتیٰ بعض پہلو تو ''مَن خوطِبَ به'' کے لئے بھی واضح نہیں ہوئے ہیں۔جن سے فقط ذات ذی الجلال جل جالہ کے اور کوئی بھی آگاہ نہیں ہے۔اگر کوئی قبل از اسلام کے فلسفے اور بعد از اسلام کے فلسفے کا مطالعہ کرے اور ہندوستان وغیرہ میں اس قسم کے مسائل سے سروکار رکھنے والوں کا بعد از اسلام کے عرفا سے (موازنہ کرے) کہ جو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ان مسائل میں داخل ہوئے ہیں تو وہ جان لے گا کہ اس حوالے سے کتنا عظیم انقلاب آیا ہے۔حالانکہ اسلام کے عظیم عرفا بھی قرآنی حقائق کو کشف کرنے میں عاجز ہیں۔قرآن کی زبان کہ جو بعثت کی برکت اور رسول خداؐ کی بعثت کی عظیم برکات میں سے ہے۔[۴]

عظیم ترین علمی و عرفانی انقلاب

رسول اکرم ﷺ کی اس ولادت باسعادت کے مختلف پہلو آج تک کسی انسان کو معلوم نہیں ہو سکے۔ اس ولادت کی برکت سے فیوض و برکات کے جاری ہونے والے چشمے رسول اکرمؐ کے قلب مبارک پر وحی کے نزول کی صورت میں اپنے کمال کو پہنچے۔ قرآن مجید کا نزول بھی انہی سرچشموں میں سے ایک ہے کہ جس کا کامل فہم کسی ایک کیلئے یہاں تک کہ آخری زمانے کے عقلمند اور غور وخوص کرنے والے افراد کیلئے بھی ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زبان عصمت سے قرآن کی بیان شدہ حقیقت سے زیادہ آج تک کسی نے قرآنی حقائق سے پردہ نہیں اٹھایا ہے۔ جب آپ اسلام سے قبل معرفت وعلوم کی گہرائی، فلسفے اور اجتماعی عدل وانصاف کا مشاہدہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ قرآن کے انہی معلوم شدہ حقائق نے دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا ہے کہ جس کی نہ ماضی میں مثال ملتی ہے اور نہ ہی مستقبل میں امید کی جاسکتی ہے۔

تاریخ عرفان میں آپ دیکھیں کہ اسلام سے پہلے کیا تھا اور اسلام کے بعد اسلام مقدس اور قرآن کریم کی تعلیمات کے ذریعے کیا کچھ ہوگیا ہے۔ اسلام سے پہلے کی شخصیات کو دیکھیں مثلاً ارسطو وغیرہ کو دیکھیں؛ وہ عظیم شخصیات تھیں لیکن اس کے باوجود اُن کی کتابوں میں وہ چیز نہیں ملتی جو قرآن کریم میں ملتی ہے۔

ہماری روایات میں یہ جو بعض آیات (کے بارے میں) نقل ہوا ہے کہ مثلاً سورہ توحید اور سورہ حدید کی آخری چھ آیات آخری زمانے کے گہرا سوچ وبچار رکھنے والے دوراندیش لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہیں؛ میرے خیال میں اس کی واقعیت اس وقت تک یا اس کے بعد انسان کے لئے جس طرح ہونا چاہیے منکشف نہیں ہو سکے گی۔ البتہ اس بارے میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور اس سلسلے میں بہت ہی گرانقدر تحقیقات انجام پا چکی ہیں لیکن اُفق قرآن اس سے کہیں زیادہ بلند ہے۔[۵]

انسان کے ادراک سے بالا معجزہ

بعثت کا واقعہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ جس کے بارے میں ہم کوئی بات کرسکیں ہم فقط اسی قدر جانتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ کی بعثت کے ساتھ ایک انقلاب برپا ہوا ہے اور اس دنیا میں تدریجاً ایسی چیزیں رونما ہوئی ہیں کہ جو پہلے نہیں تھیں۔ وہ تمام معارف وعلوم جو رسول اکرم ﷺ کی بعثت کی برکت سے پوری دنیا میں پھیلے، ان کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ بشریت ان کے لانے سے عاجز ہے اور جو لوگ صاحب علم ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ معارف کیا ہیں اور ہم کس حد تک ان کا ادراک کر سکتے ہیں؟ تمام انسانوں کا ان معارف وعلوم کے لانے میں عاجز ہونا اور بشریت کے فہم وادراک سے اس کا مافوق ہونا ایک ایسے انسان کیلئے بہت بڑا معجزہ ہے کہ جس نے زمانۂ جاہلیت میں پرورش پائی اور ایک ایسے ماحول میں تربیت حاصل کی کہ جس میں ان باتوں کا دور دور تک نام ونشان موجود نہیں تھا۔ اس زمانے کے لوگ دنیا کے مسائل، عرفانی حقائق، فلسفی نکات اور دیگر مسائل سے قطعی طور پر آشنا نہیں تھے۔ آنحضرتؐ نے پوری زندگی اسی خطے

میں گزاری صرف ایک مختصر مدت کیلئے آپ سفر پر تشریف لے گئے اور لوٹ آئے۔ جب ایک انسان اس وقت کو دیکھتا ہے کہ جب آپؐ رسالت پر مبعوث ہوئے تو آپ نے ایسے مطالب پیش کیے کہ جن کا پیش کرنا اور ان کا فہم وادراک بشریت کی طاقت سے باہر ہے۔ یہ وہ معجزہ ہے کہ جو اہل نظر افراد کیلئے پیغمبرؐ کی نبوت پر دلیل ہے حالانکہ رسول اکرم ﷺ بذات خود ان مطالب کو بیان نہیں کر سکتے تھے، نہ آپؐ نے تحصیل علم کیا اور نہ ہی آپؐ لکھنا جانتے تھے۔ یہ ایک ایسی عظیم حقیقت ہے جس کے بارے میں بات نہیں کر سکتے اور نہ ہی یہ حقیقت کسی کیلئے کشف ہوئی ہے سوائے خود رسول اکرم ﷺ کیلئے اور ان خاص الخاص افراد کیلئے جو آپؐ سے مربوط ہیں۔

واقعہ بعثت کی عظمت پر پیغمبر ﷺ کے اُمی ہونے کی دلالت

اسلام کے مختلف قسم کے عمیق اور گہرے اجتماعی مسائل ایسے شخص کے اپنے نہیں ہو سکتے جس نے تاریک اور علم سے بے بہرہ ماحول میں زندگی بسر کی ہو یا ہر ماحول ومعاشرے میں پرورش پانے والا انسان کیا اس طرح دنیا میں تمام چیزوں کے علم کو پا سکتا ہے جو موجودہ اور آئندہ زمانے کے عقلی تقاضوں اور معیارات پر پورا اترے یہ صرف ایک معجزہ ہے اور معجزے کے علاوہ کچھ اور نہیں ہو سکتا۔[۶]

شریعت اسلام کی جامعیت کا اسلام کے وحیانی ہونے پر دلالت کرنا

خاتم المرسلین ﷺ کی نبوت کے اثبات کیلئے ہمارے دلائل کا نچوڑ یہ ہے کہ جس طرح تخلیق کائنات کی مضبوطی اور اس کی حسن ترتیب وبہترین نظم ہم کو یہ بتاتا ہے کہ ایک ایسا موجود ہے جو اس کی تنظیم کرتا ہے، جس کا علم تمام باریکیوں، خوبیوں اور کمالات پر محیط ہے۔ اسی طرح ایک شریعت کے احکام کا اتقان، حسن نظام، ترتیب کامل، تمام مادی ومعنوی، دنیوی واخروی، اجتماعی وفردی ضروریات کی مکمّل طور سے پر ذمہ داری قبول کرنا بھی ہم کو یہ بتاتا ہے کہ اس کے منتظم اور چلانے والے کا علم بھی لامحدود ہوگا اور وہ افراد بشر کی ضرورتوں سے واقف ہوگا اور چونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ یہ سارا کام ایک ایسے انسان کے عقلی قوتوں کا ہرگز مرہون نہیں ہو سکتا، جس نے کسی کے سامنے زانوئے ادب تہہ نہ کیا ہو، جس کی تاریخ حیات ہر قوم وملت کے مورخین نے لکھی ہو، جس نے ایک ایسے ماحول میں تربیت پائی ہو جو کمالات وتعلیمات سے عاری ہو، ایسا شخص اتنا کامل نظام نہیں بنا سکتا۔ اس لئے یقیناً غیب اور ماوراء الطبیعہ سے اس شریعت کی تشریح ہوئی ہے اور وحی والہام کے ذریعے آنحضرتؐ تک پہنچائی گئی ہے:

"وَالحَمْدُلِلّٰهِ عَلیٰ وُضُوحِ الحُجَّة"۔[۷]

....

حوالہ جات

۱۔ صحیفہ نور، ج ۱۲، ص ۱۶۸
۲۔ صحیفہ نور، ج ۱۴، ص ۲۵۲
۳۔ صحیفہ نور، ج ۱۴، ص ۲۵۵
۴۔ صحیفہ نور، ج ۱۷، ص ۲۵۰
۵۔ صحیفہ نور، ج ۱۸، ص ۱۹۰
۶۔ صحیفہ نور، ج ۲۰، ص ۷۸
۷۔ چہل حدیث، ص ۲۰۱، ۲۰۲

منابع

۱۔ چہل حدیث؛ امام خمینیؒ؛ مئوسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ، طبع اول ۱۳۷۱ھ شمسی
۲۔ صحیفہ نور؛ امام خمینیؒ؛ (۲۲ جلد) وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی طبع اول